روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org

جمعرات 8/اکتوبر 2009ء 18 شوال 1430 ہجری 8 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 227

اطاعت واجب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں خوشحالی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔

﴿مسلم كتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء :حديث نمبر 3419﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی؛ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا، تو پطرسؔ جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کیا، بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا، جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مامور کیا جائے اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر اس کو بھیجا جائے۔ تو اس کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا، لیکن میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال دین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بصد مشکل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے۔

﴿ملفوظات جلد اول ص 223﴾

سالانہ اجتماع انصار اللہ کا التواء

مجلس انصار اللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع مورخہ 25,24,23/اکتوبر 2009ء حکومت کی طرف سے تاحال اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ملتوی کیا جاتا ہے۔ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچا دیں۔

﴿قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ﴾

رسوم و بدعات چھوڑ دو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 9 ستمبر 1966ء میں فرماتے ہیں:۔

بہت سی قومیں ایسی بھی تھیں جن کا رشتہ اپنی شریعتوں سے نبی کریم ﷺ کی بعثت سے کہیں پہلے ٹوٹ چکا تھا اور شریعت کی بجائے من گھڑت بدرسوم اور بدعات شنیعہ میں وہ جکڑی ہوئی تھیں۔ اور یہی ان کا مذہب تھا۔ خود ساختہ قیود اور پابندیاں ان کو نیکیوں سے محروم کر رہی تھیں اور ان کی تباہی کا باعث بن رہی تھیں۔ اور انہیں ان کے رب سے دور کر رہی تھیں۔ تو فرمایا وَالْاَغْلَالَ ...... اللہ تعالیٰ کے اس رسول ﷺ نبی اُمی نے ان تمام رسوم اور بدعات کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہ ہدایت اور صراط مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔ جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔

﴿خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 379﴾

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء﴾

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 6

حقیقۃ الوحی کا پرچہ نمبر 6 صرف وہی احباب مرکز بھجوائیں جو پرچہ نمبر 2 نہیں بھجوا سکے تھے۔

﴿ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ﴾

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 6 بابت مطالعہ صفحہ 143 تا 358

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء

ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کیلئے بہت مفید کتاب ہے

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

ہدایات: ① پرچہ نمبر 6 ایسے احباب کے لئے شائع کیا جارہا ہے جو پرچہ نمبر 2 حل کر کے نہیں بھجوا سکے۔ چونکہ شروع میں کتابیں مہیا نہیں تھیں اس لئے جو احباب پرچہ حل کر کے نہیں بھجوا سکے تھے ان کی سہولت کے لئے یہ پرچہ شائع کیا جارہا ہے صرف وہی یہ پرچہ حل کر کے مرکز بھجوائیں۔ ② جو احباب پہلے پرچہ 2 بھجوا چکے ہیں وہ یہ پرچہ مرکز نہ بھجوائیں۔ تاہم کتاب کی دہرائی کے لئے اگر وہ پرچہ حل کرنا چاہیں تو حل کر کے اپنے پاس رکھ لیں، مرکز بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ ③ یہ پرچہ 15/اکتوبر 2009ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر: 047-6213590 ای میل: nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔ **(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)**

پرچہ حل کرنے والے کا نام .... ولدیت/زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

نام جماعت/حلقہ .... ضلع .... پتہ .... دستخط مع تاریخ ....

1۔ کتاب بحر الجواہر میں ابوالخیر کا کون سا واقعہ بیان کیا گیا ہے؟

....

....

....

....

2۔ حساب جمل کی رو سے سورۃ العصر کے حروف سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

....

....

....

....

3۔ قرآن شریف کی دو قسم کی آیات محکمات اور بیّنات کی وضاحت کریں؟

....

....

....

....

4۔ حضرت مسیح ناصریؑ اور حضرت یونسؑ کے ذکر میں کیا استنباط فرمایا گیا ہے؟

....

....

....

....

5۔ خواجہ غلام فرید صاحب نے ظاہری الفاظ کی پیروی کرنے والوں کو کیا جواب دیا؟

....

....

....

6۔ براہین احمدیہ میں حضرت اقدس کی نسبت ایک بہت پیاری پیشگوئی تھی۔ وہ کیا پیشگوئی تھی کس طرح پوری ہوئی؟

....

....

....

....

7۔ یہ نان لو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ یہ کس کا کلام ہے اور کس طرح پورا ہوا؟

....

....

....

....

8۔ دو 2 زرد چادروں سے کیا مراد ہے؟

....

....

....

....

9۔ لیکھرام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشان کا خلاصہ لکھیں؟

....

....

....

....

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کی اللہ کی راہ میں ہجرت کا احوال

مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب ابن حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سابق مربی سلسلہ روس و بخارا

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ تہذیب و ثقافت بالخصوص مذہب کے فروغ اور پھیلاؤ میں ہجرتوں کا بڑا دخل ہے۔ ہجرتیں جو بظاہر تکالیف، دکھ اور تنہائیوں کے عنوان قرار دی جاتی ہیں جو انسانی زندگی میں بڑے بڑے تغیر و تبدل کا باعث بنتی ہیں اور جن کے باعث انسانی سماج میں بڑا اتھل پتھل دیکھنے کو ملتا ہے اور محسوس ہوتا ہے۔ مگر یہ ہجرتیں ہی ہیں جن کے مسلسل عمل نے انسان کو انسان سے متعارف کرایا اور ایک دوسرے کی اچھائیاں برائیاں سمجھنے کا قرینہ ایجاد کیا۔ یہ ہجرتیں ہی ہیں جنہوں نے انسان کو اس وسیع و عریض کائنات کا گلوبل وِلیج تخلیق کرنے کا خواب دکھایا۔ ان ہجرتوں نے جہاں زمین کے ساتھ انسان کے درمیان فرق کو سمجھنے میں مدد دی ہے اُنہی ہجرتوں کے باعث انسان نے اس کائنات کے خفیہ خزینوں اور رازوں سے پردے اٹھائے۔ کبھی انسان نے ان ہجرتوں کے باعث ترقی کی تو کبھی یہ اُس کا شکار ہو کر پاتال کی پستیوں میں گر کر کہیں گم ہو گیا۔ مگر آج کی دنیا کا سارا انسانی سماج انہی ہجرتوں کا مرہونِ منت ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کہیں انسان نے ان ہجرتوں کو اپنی انفرادی ترقی کے ساتھ اجتماعی فروغ کے لیے استعمال کیا تو کبھی ان کے مفہوم سے ناآشنائی کے سبب اپنی شناخت سے بھی جاتا رہا۔

ہجرت کے حوالے سے جب ہم تاریخ مذاہب پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ہجرت پر ہجرت کرتے ہوئے وہ بزرگ ہستی نظر آتی ہے جو تاریخ عالم میں ابوالانبیاء اور خلیل اللہ کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ آپ اُور کے علاقہ میں پیدا ہوئے اور ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جو توحید سے کوسوں دور تھا اور نہ یہ کہ صرف بُت پرست تھا بلکہ بُت پرستی کروانے والا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد ''تارح''، جن کو تارخ بھی بعض لوگوں نے لکھا ہے۔ اپنے علاقہ کے بُت خانہ کے سب سے بڑے راہب تھے اور بیٹا جو اللہ تعالیٰ نے دیا وہ بُتوں کا اور بُت پرستی کا دشمن۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جوں جوں اپنی جوانی کی منزلوں کو طے کرتے گئے آپ کا توحید باری تعالیٰ پر اللہ تعالیٰ کے آپ کے قلب و ذہن پر تصرف ہونے کی وجہ سے ایمان پختہ ہوتا گیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جب مقام نبوت سے سرفراز کیا تو آپ نے اپنے بھتیجے لوطؑ کو پیغام توحید دیا جو انہوں نے قبول کیا اور یوں حضرت ابراہیمؑ کو گھر سے ہی ایک ایسا مددگار مل گیا جو آپ پر جان نچھاور کرنے والا اور آپ کے لیے ہر قربانی کر گزرنے کو تیار تھا۔ آپ کے توحید کے پرچار کا غلغلہ جب چار سُو ہو گیا اور آپ نے اپنی قوم کو دیکھا کہ یہ صرف زبانی تبلیغ سے توحید باری تعالیٰ اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی طرف نہیں آتے تو انہوں نے اس قوم کو تبلیغ کرنے کی ایک نئی راہ نکالی جو یہ تھی کہ علم نجوم کے مطابق آپ نے ایک زائچہ لگایا اور اپنی قوم کو بتایا کہ تمہارے علم کی رُو سے میں بیمار ہونے والا ہوں ''اِنِّی سَقِیْمٌ'' (صافات:90) چنانچہ انہوں نے بھی دیکھا کہ نجوم کے تحت وہ بیمار ہونے والے تھے۔ اس پر اپنی توہم پرستی کی وجہ سے وہ حضرت ابراہیمؑ کو اکیلے چھوڑ کر چلے گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موقع مل گیا۔ چنانچہ وہ ان کے بُت خانہ میں داخل ہوئے اور تمام بُتوں کو توڑ کر کلہاڑا اُن کے بڑے بُت کے کندھے پر لا رکھا۔ جب قوم کے لوگوں نے اپنے معبودوں کا یہ حال دیکھا تو بڑے غضبناک ہوئے اور ایسا کرنے والے شخص کی تلاش جاری ہوئی۔ آخر ایک کہنے والے نے کہا کہ ''ابراہیم نامی ایک نوجوان بُتوں کے خلاف بڑی تبلیغ کر رہا تھا۔ یہ اُسی کا کام ہوسکتا ہے۔'' چنانچہ حضرت ابراہیمؑ سے استفسار کرنے پر انہوں نے اپنی قوم کو ایسا جواب دیا کہ وہ لاجواب ہو گئے اور ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ (سورۃ الانبیاء: آیت 61 تا 68) اس واقعہ کے بعد قوم حضرت ابراہیمؑ کے خلاف متحد ہو گئی اور آپ کو طرح طرح کی تکالیف دینے لگی۔ بالآخر آپ کو اذنِ الٰہی سے (سورۃ صافات: آیت 100) ہجرت کرنا پڑی اور آپ اُور سے نکل کر کنعان کی سرزمین میں آباد ہونے کے لیے چل پڑے۔ یہ تاریخ عالم کی ایک ایسی ہجرت تھی جس کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور بائبل کے مطابق ہجرت کے حکم میں حضرت ابراہیمؑ کو کہا گیا ''تُو اپنے وطن اور اپنے ناطے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا...... اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ ابرام خداوند کے کہنے کے مطابق چل پڑا اور لوط اس کے ساتھ ہو گیا۔''

(پیدائش باب 12 آیت 1 تا 4)

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کی جانے والی اس ہجرت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بالکل نہ تھی۔ ان کی ایک بیوی سارہ تھیں۔ وہ بھی بانجھ۔ پھر اسی ہجرت کے دوران حضرت ابراہیمؑ کا گزر مصر سے ہوا۔ شاہ مصر نے آپ کی بیوی کو آپ سے الگ کر لیا اور ان سے ایک برے فعل کا ارادہ کیا جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا نشان ظاہر ہوا کہ بالآخر فرعون شاہ مصر حضرت ابراہیمؑ کی بزرگی کا قائل ہو گیا اور اسی میں اس نے اپنی عافیت سمجھی اور فرعون نے حضرت ابراہیمؑ کی راہ چھوڑ دی۔ (پیدائش باب 12) بعض روایات کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کی خدمت کے لیے فرعون نے اپنے خاندان کی ایک شہزادی ہاجرہ آپ کے سپرد کی کہ وہ آپ کی خدمت میں رہے۔ اس نے انہیں اس زمانہ کے لحاظ سے بھیڑ بکریوں اور مال و زر سے بھی نوازا چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کنعان میں آ آباد ہوئے اور پھر ہجرت کرتے وقت جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو دیئے تھے ان کی تکمیل کا آغاز ہوا۔ مصر کے شاہی خاندان کو چھوڑ کر آنے والی ہاجرہ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے فرزند اسماعیل سے نوازا۔ بالفاظ دیگر نور محمدی کو جنم دینے کا باعث جو ابراہیمؑ سے آپ کو منتقل ہوا تھا آپ (یعنی ہاجرہ) بنیں۔

سیدنا حضرت محمد ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''اہل مصر سے تمہارا نسبی اور مہری تعلق ہے۔ اس ارشاد میں آپؐ نے ابن کھیعۃ کے نزدیک حضرت ہاجرہ جو تمام عرب (بنو اسماعیل) کی ماں تھیں کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور مہر کے لفظ سے حضرت ماریہ قبطیہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ وصاۃ الرسولؐ باھل مصر)

یہود و نصاریٰ تو حضرت ہاجرہ کو لونڈی قرار دیتے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لونڈی زادہ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ حضرت ہاجرہ فرعون کے شاہی خاندان کی ایک فرد تھیں اور حضرت سارہ کے کہنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے شادی کی۔ بعد میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لینا چاہی تو اُن کو اپنے نومولود بیٹے سمیت حضرت ہاجرہ کو بیت اللہ الاوّل فی الارض کے جوار میں جا بسانے کا ارشاد الٰہی ہوا۔ چنانچہ حضرت ہاجرہ اپنے میاں کے ساتھ ایک دفعہ پھر ہجرت کر کے عرب کے لق و دق بے آب و گیاہ صحرا میں آ خیمہ زن ہوئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو یہاں چھوڑنے آئے۔ کچھ کھجوریں اور ایک مشکیزہ پانی کا جب دے کر لوٹنے لگے اور اپنی اونٹنی کا منہ موڑ لیا تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا۔ ہمیں کس کے سہارے یہاں چھوڑے جا رہے ہو تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اگر حکمِ الٰہی ہے تو پھر وہ ہمیں کبھی رسوا نہیں کرے گا اور ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔ ذرا تصور کریں کہ ایک تنہا عورت اور صحرا، کھانے پینے کو تھوڑے سے پانی اور کھجوروں کے سوا کچھ نہیں۔ رات پہرہ دینے والا کوئی نہیں۔ صحرا اور پھر ریت، تاریکی اور پھر ڈر اور پھر اس عظیم خاتون کا عظیم توکل علی اللہ۔ پانی ختم ہوتا ہے تو صفا اور مروہ کے چکر لگاتی ہیں اور پھر وہ خدا جو کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اور جس کی ربوبیت کے سہارے حضرت ہاجرہ اس صحرا میں رہ پڑی تھیں اپنے ملائکہ کے ذریعہ اس صحرا میں نہ صرف پانی کا چشمہ جاری کر دیتا ہے بلکہ اس سعی صفا مروہ کے دوران حضرت ہاجرہ کو فرشتہ کے ذریعہ بتاتا ہے کہ جاؤ بچے کے قدموں کے ساتھ پانی جاری کر دیا گیا ہے۔ حضرت ہاجرہ اپنے اس توکل کے سہارے جوان کو اپنے رب پر تھا آتی ہیں تو اپنے ننھے اسماعیل کے قدموں کے پاس سے پانی کا چشمہ زور زور سے بہتے ہوئے پاتی ہیں۔ آپؑ کے لب مبارک سے اُس وقت نکلتا ہے ''زَم زَم'' اے پانی ٹھہر جا۔ اے پانی ٹھہر جا۔ اور ساتھ ہی آپؑ جو پتھر مٹی میسر تھا اس سے اس پانی کے گرد منڈیر بنا دیتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں پرندے بھی آنے لگتے ہیں پانی کی تلاش میں اور اس زمانہ کے رواج کے مطابق پانی کی تلاش میں بنی جُرہم یہاں آ پہنچتے ہیں اور حضرت ہاجرہ کی اجازت سے یہاں آباد ہو جاتے ہیں۔ اس طرح حضرت ہاجرہ کی قربانی کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے اور صحرا میں رب کائنات ان کی ربوبیت کے خود سامان کر دیتا ہے۔ اسی قبیلہ کی موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ عظیم قربانی کرتے ہیں حضرت اسماعیل کی جس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محسن قرار دیا گیا اور خدا کا مومن بندہ قرار دیا گیا۔ (الصافات:101 تا 113)

حضرت اسماعیل ذبیح اللہ خانہ کعبہ کی تعمیر نو میں اپنے بزرگ والد کے ساتھ ارشادِ الٰہی کے مطابق مصروف ہوتے ہیں اور وہ دعائیں کرتے ہیں جو خانہ کعبہ کی آبادی اور ولد اسماعیل کے لیے خیر و برکت کا موجب ہوتی ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ...... (سورۃ البقرۃ:126 تا 128) اور یہ بھی دعا فرماتے ہیں رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ ......

اے ہمارے رب! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو اُنہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔ (البقرۃ:130)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ عظیم فرزند مکہ ہی میں بود و باش رکھتا ہے اور مسلسل قربانیوں والی زندگی اللہ تعالیٰ کے لیے اختیار کرتا ہے اور اپنی اولاد کو بھی یہ نصیحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر نہ جانا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر سال حج کرنے کے طریق کو جو رائج کیا ہے ارشادِ خداوندی پر اُس پر قائم رہنا۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد در اولاد اس عظیم عہد کی پاسداری کرتے ہوئے جو وہ اپنے والد بزرگوار ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کر چکے تھے تنگی ترشی، قحط سالی اور خوشحالی ہر حال میں اس مقدس بستی میں بسے رہے حتیٰ کہ اُس عظیم رسول کی ولادت کا وقت قریب آ گیا جو دنیا کی روحانی بقا کے لیے خاتم الانبیاء اور سید ولد آدم کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمانا تھا۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب ایک وجیہہ اور بزرگ شخصیت کے حامل

وجود تھے۔ گو کہ مکہ والوں میں بُت پرستی کا عام رواج ہوگیا تھا اور آپ بھی بظاہر بُت پرستی کرتے تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ ربِّ کعبہ کی قسم کھاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو ربِّ ابراہیم واسماعیل کے طور پر جانتے۔

حضرت عبدالمطلب سے پہلے چاہِ زم زم کسی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ پھر انہیں یہ حکم دیا گیا کہ چاہِ زم زم کو کھودو۔ چنانچہ الٰہی رہنمائی کے پیش نظر انہوں نے چاہ زم زم کو اپنے بیٹے حارث کے ساتھ مل کر کھودا۔ پانی آنے پر انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس سے قریش کو یہ معلوم ہوا کہ چاہ زم زم جاری ہوگیا ہے۔ اب عرب لوگوں میں اس کی ملکیت کا مسئلہ چل پڑا تو باہمی مشورہ کے بعد یہ طے پایا کہ بنی سعد کی راہبہ حذیم سے فیصلہ کروالیتے ہیں۔ اتفاق سے رستے میں جب کہ ساری قوم کے چنیدہ سخت پیاسے سفر کر رہے تھے، حضرت عبدالمطلب کی اونٹنی کے زمین پر ناخن لگنے سے پانی جاری ہوگیا۔ اس پر قوم نے ارادہ سفر چھوڑ دیا اور حضرت عبدالمطلب کا چاہِ زم زم پر حق مان کر واپس مکہ میں آگئے۔ یہ واقعہ جہاں عبدالمطلب کے لیے بڑی خوشی کا موجب تھا وہاں ان کے اور ان کے خاندان کے لیے بڑے فخر کا موجب بھی تھا۔ چنانچہ شعراء حضرات نے اس واقعہ اور زم زم کے عبدالمطلب کے حق میں ہونے کے بارہ میں اپنے وقت میں طبع آزمائی کی۔ اس موقع پر عبدالمطلب نے ایک قسم اٹھائی یا یوں کہیں کہ اپنے مولیٰ سے ایک عہد کیا جو یہ تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس بیٹے دے اور وہ جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو میں ان میں سے ایک کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دس بیٹوں سے نوازا اور وہ جوان ہو کر اس قابل ہوگئے کہ ان کے ساتھ ہو کر تمام امورِ حیات میں شریک ہوسکیں۔ آخر انہوں نے اپنی نذر پوری کرنے کا ارادہ کیا تو قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا جو حضرت عبدالمطلب کے سب سے چھوٹے اور سب سے لاڈلے بیٹے تھے۔ آپ ان کو ذبح کرنے پر تُلے ہوئے تھے کہ مشورہ دینے والوں نے کہا کہ یوں نہ کرو ورنہ تم ایک قبیح قسم کی قربانی کرنے والے مشہور ہو جاؤ گے اور لوگوں میں انسانی قربانی کو دوبارہ رواج دینے والے ٹھہرو گے۔ چنانچہ انہوں نے اہل مکہ اور اپنے خاندان کے افراد کا مشورہ مان لیا اور حضرت عبداللہ کے مقابل پر یعنی دس اونٹ ان کے بدلے میں قربان کرنے کی فال لی مگر حضرت عبداللہ کا ہی نام نکلا۔ آخر دس دس کر کے اونٹ بڑھاتے گئے۔ جب اونٹوں کی تعداد سو ہوگئی تو سو اونٹ کے حق میں قرعہ نکلا جو حضرت عبدالمطلب نے تین بار نکلوایا۔ آخر حضرت عبداللہ کے بدلہ سو اونٹ ذبح کر دیئے گئے جن کا گوشت ہر ضرورت مند اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرسکتا تھا۔ تمام مکہ کے لوگوں نے خوب سیر ہو کر گوشت کھایا اور اس عظیم قربانی کے گوشت سے فائدہ اٹھایا۔ تمام انسانوں، درندوں اور پرندوں تک کو اس گوشت سے روکا نہیں گیا تھا۔ (سیرت ابن ہشام جلد ا۔ ذکر حفر زمزم وماجری من الخلف فیھا ---ذکر نذر عبدالمطلب ذبح ولدہ)

حضرت عبداللہ اپنی عمومی زندگی کے کاموں میں مصروف رہے۔ اس دوران ایک عورت آپ کو ملی جو بعض کے نزدیک کاہنہ تھی۔ بنی اسد بن عبدالعزّٰی قبیلہ کی تھی۔ اس نے آپ کے چہرے پر جھلکتی ہوئی وہ نورانی جھلک دیکھی تو اس نے آپ کو شادی کی دعوت دی جو آپ نے قبول نہ کی۔ بعد میں آپ کے والد حضرت عبدالمطلب نے آپ کی شادی حضرت آمنہ سے کر دی جو قریش کے ایک معزز قبیلہ بنو زھرہ سے تعلق رکھتی تھیں اور اپنے وقت کی معزز ترین قریشی لڑکی تھیں۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1)

اس دوران ایک عظیم واقعہ رونما ہوا جو رب کعبہ کی عظمت کو ہر سُو منوانے کا ذریعہ بنا۔ ہوا یوں کہ ابرہہ الاشرم نے جو نجاشی کا یمن میں گورنر تھا کعبہ کو منہدم کرنے کا پروگرام بنایا۔

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں بیان فرماتے ہیں کہ وہ زمانہ جب اصحاب الفیل والا واقعہ ہوا ایسا زمانہ تھا کہ عیسائی اپنی جگہ ایک مصلح کے منتظر تھے، یہود اپنی جگہ اور عرب بنو اسماعیل اپنی جگہ۔ ان وعدوں کی بنا پر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیئے تھے ایک آنے والے کے منتظر تھے۔ مکہ اور اس کے اردگرد کے بنو اسماعیل عرب اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں ایک مرکز خانہ کعبہ پر ہر سال حج کے موقع پر اجتماع ہوتا تھا اور کسی حد تک ان کی مرکزیت بنو اسماعیل ہونے کے ناطے قائم تھی۔ یہود بنو اسحاق ہونے کی وجہ سے نبوت کے خود کو اہل سمجھتے تھے۔ نصاریٰ اپنے سیاسی غلبہ کی وجہ سے کسی دوسری قوم میں آنے والے کا آنا پسند نہ کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اگر عرب لوگوں کے خیال کے مطابق آنے والی برگزیدہ ہستی ان عربوں میں سے ہوگی تو ہمیں سیاسی طور پر بہت نقصان پہنچے گا۔ اس لیے ابرہہ نے بیت اللہ کے مقابل پر پہلے صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجا بنایا اور لوگوں کو عربوں سمیت اس کا حج کرنے کے لیے مجبور کرتا رہا۔ مگر جب لوگوں نے اس طرف توجہ نہ دی تو اس نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کی ٹھانی اور اس ارادہ سے عرب کے علاقوں میں اپنے بندے بھیج بھیج کر اور بڑے بڑے سرداروں کو رقمیں اور تحائف دے کر بلا جنگ وجدال خانہ کعبہ تک پہنچنے کی راہ صاف کرنے کی کوشش کی اور ایک بڑے لشکر کے ساتھ جس میں چند ہاتھی بھی تھے جو اس نے مکہ والوں پر رعب ڈالنے کے لیے رکھے تھے چڑھائی کر دی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بجائے اس کے خانہ کعبہ کی دیواروں کو آدمی گرائیں ہاتھیوں کی مدد سے زنجیریں باندھ کر خانہ کعبہ کی چاروں دیواریں منٹوں میں گرادی جائیں گی اور اس طرح عربوں پر بہت زیادہ رعب پڑے گا اور خانہ کعبہ کا بھی نعوذ باللہ صفایا ہو جائے گا۔ اس کو خانہ کعبہ کی طرف بڑھنے سے روکنے کی عربوں نے کوشش بھی کی مگر ضعف ایمان کے باعث اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ آخر وہ بڑھتے بڑھتے طائف آ گیا۔ یہاں کے رئیس نے اس سے صلح کی اور بیت اللہ تک راہنمائی کے لیے ایک شخص ابو رغال ابرہہ کے ساتھ کر دیا جو رستہ میں مر گیا۔ ابرہہ کا لشکر مکہ سے سات آٹھ میل ابھی باہر تھا اور مغمس نامی علاقہ میں تھا جو حرم سے باہر ہے۔ ابرہہ نے یہاں پڑاؤ کیا اور اسود بن مقصود نامی ایک حبشی کو کچھ فوجی دے کر روانہ کیا کہ وہ مکہ کا حال معلوم کر کے آئے۔ وہ مکہ کے قریب تک گیا اور مکہ کے قریب کی وادیوں میں جو اونٹ چر رہے تھے ان میں سے کئی اونٹوں کو اپنا کام مکمل کر کے لوٹتے وقت ساتھ ہانک کر لے گیا۔ بعد میں ابرہہ نے جو ایلچی بھیجا ان کی رائے لینے کے لیے اسے مکہ والوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم لڑنا نہیں چاہتے۔ جس گھر کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کا ایک رب ہے، وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ چنانچہ وہ ایلچی جس کا نام حیاطہ مؤرخین نے دیا ہے لیڈران قریش کو ابرہہ کے پاس مغمس مقام پر حضرت عبدالمطلب کی قیادت میں لے گیا۔

حضرت عبدالمطلب بڑے مضبوط، قوی الجثہ، لمبے قد والے، چوڑے چکلے جسم والے اور سفید رنگ کے انسان تھے۔ جب آپ خیمۂ دربار میں داخل ہوئے اور ابرہہ نے اپنے سامنے ایک نہایت وجیہہ، خوبصورت، چوڑے چکلے جسم والا قد آور اور مضبوط انسان پایا تو وہ آپ کی شکل اور قد وقامت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ (حبشہ کے لوگوں کا قد چھوٹا ہوتا ہے) چنانچہ آپ کے داخل ہوتے ہی وہ کھڑا ہوگیا۔ اس کے بعد پہلے تو اُس نے چاہا کہ وہ آپ کو اپنے ساتھ ہی تخت پر بٹھالے پھر حبشی قوم کے شاہی تخت کی بے حرمتی کے خیال سے وہ خود بھی نیچے بچھے ہوئے قالین پر حضرت عبدالمطلب کو ساتھ لے کر بیٹھ گیا۔ ترجمان کے ذریعہ گفتگو شروع ہوئی۔ آخر ابرہہ نے کہا آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا ”آپ کے آدمی میرے دو سو اونٹ پکڑ کر لے آئے ہیں وہ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔“ ......ابرہہ کا خیال تھا کہ حضرت عبدالمطلب خانہ کعبہ کو منہدم نہ کرنے کی بات کریں گے اور وہ بات نہ کرنے پر بڑا متعجب ہوا۔ آخر کہہ اٹھا ”آپ نے اُن دو سو اونٹوں کا تو ذکر کیا جو آپ کی ملکیت تھے اور جن کو میرے آدمی لے آئے تھے مگر اُس گھر کو بھول گئے جس سے آپ کا اور آپ کے باپ دادوں کا دین وابستہ ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے جب یہ بات سُنی تو ترجمان سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے کہہ دو ”اونٹوں کا مالک میں ہوں اور میں نے آپ سے جو اونٹ مانگے ہیں یہی بتانے کے لیے مانگے ہیں کہ وہ اونٹ میرے ہیں اور میرے دل میں اُن کا درد ہے۔ اگر خانہ کعبہ بھی کسی کا گھر ہے تو اس کے دل میں بھی اُس کا درد ہوگا۔“ پس میرا مطالبہ غلط نہیں بلکہ میں نے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کر کے آپ کو یہ بتایا ہے کہ اگر ہمارا عقیدہ اس کے متعلق صحیح ہے تو پھر آپ اس گھر پر حملہ کر کے نہیں بچیں گے......جس کا یہ گھر ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا“۔

اس پر ابرہہ مبہوت ہوگیا۔ مگر اُس نے کہا مجھے اس کام سے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا ”تو پھر آپ اور اس گھر والا آپس میں سمجھ لیں“ مجھے میرے اونٹ واپس دے دیئے جائیں۔ اس پر ابرہہ نے اونٹوں کی واپسی کا حکم دے دیا اور حضرت عبدالمطلب کو ان کے اونٹ واپس دے دیئے گئے۔ (تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 36 تا 40 تلخیص)

روایات کے مطابق حضرت عبدالمطلب نے واپس آ کر مکہ کے چنیدہ لوگوں کو جمع کیا، انہیں ابرہہ کے ساتھ ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ لوگ اس شہر کو چھوڑ دیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈیرے لگالیں تا کہ جو کچھ ابرہہ نے کرنا ہے وہ کرلے یا جو کچھ خدا نے کرنا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد ہم مکہ میں واپس آ جائیں گے۔ یہ کہہ کر حضرت عبدالمطلب کچھ قریش دوستوں کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس آئے، دل میں رقت تھی، سوز تھا، درد تھا، خانہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ جس کو پکڑ کر دروازہ کھولتے ہیں اُسے انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت سوز کے ساتھ دعا کرتے ہوئے شعر کہے۔

یعنی اے اللہ! جب بندے کے گھر کو کوئی لوٹنے کے لیے آتا ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا۔ اے رب وہ اس کا گھر ہوتا ہے جس میں وہ آپ رہتا ہے یا اس کے بیوی بچے رہتے ہیں مگر یہ گھر ایسا ہے جس کے متعلق تو نے دنیا کے لوگوں کو کہا ہے کہ آؤ اور یہاں عبادت کرو۔ پس میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو بھی اپنے اس گھر کی حفاظت فرما، جس میں لوگ عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اُسے دشمن کے حملہ سے بچا۔

اے میرے رب کل! ابرہہ اپنی صلیبیں اور لشکر لے کر اور اپنی تمام تدبیروں اور قوت اور جلال کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے آئے گا۔ اے خدا اُن کی صلیبیں اور فوجیں اور قوتیں تیری قدرتوں اور تدبیروں اور طاقتوں پر کل غالب نہ آئیں۔

(حضرت ابوطالب نے) یہ کہا اور قریش کو لے کر پہاڑوں کی طرف چلے گئے اور ابرہہ کے حملہ کا انتظار کرنے لگے۔

اِدھر وہ خدا جو خالق کائنات ہے اس کی جبروت اور اس کے گھر کا واسطہ دے کر اس گھر کی حفاظت کے لیے اسے پکارا گیا تھا، اپنے گھر کی حفاظت کے لیے تیار تھا اور اُدھر اگلے روز ابرہہ اپنی فوج خانہ کعبہ پر حملہ آور ہونے کے لیے تیار کر رہا تھا۔ اُس نے پہلی صف میں ہاتھیوں کو رکھنے کا حکم دیا۔ جب ہاتھی نکالنے لگے تو اُن کا سب سے بڑا ہاتھی جس کا نام محمود تھا بیٹھ گیا۔ وہ ہاتھیوں کا سردار تھا جیسے فوج میں کیپٹن۔ انہوں نے ہزار جتن کیے مگر اذنِ الٰہی ہوتا تو وہ ہلتا۔ اُسے طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ وہ اٹھتا مگر حملے کے لیے مکہ کی طرف قدم نہ بڑھاتا۔ آخر انہوں نے اس کا منہ دوسری طرف کیا تو وہ اٹھ بیٹھا۔ اس کا منہ مکہ کی طرف کرتے تو پھر بیٹھ جاتا۔ یہ دیکھ کر ابرہہ کی فوج اور اس پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ اسی اثناء میں بادشاہ کو یہ خبر پہنچی کہ بعض فوجیوں میں چیچک نمودار ہوگئی ہے۔ یہ حبشہ کی خاص بیماری ہے اور وہیں سے آئی ہے۔

چونکہ مکہ والے خدا کے گھر کو چھوڑ کر چلے گئے تھے

اور اب خدا کے گھر اور ابرہہ کی فوج کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی، صرف خدا ہی تھا جو اس گھر کی حفاظت کر سکتا تھا اس لیے خدا اس کام کو کرنے کے لیے آ گیا۔

چیچک کی شکل میں جوان کو منتشر کرنے اور ان کو تباہ کرنے کا موجب ہوا یہ سارا لشکر انجان راستوں کی وجہ سے عرب کے مختلف علاقوں میں گر گر کر مرتا گیا اور پھیلتا چلا گیا۔ یہ تباہی اس قسم کی تھی کہ ان لوگوں کو یہ یقین ہو گیا کہ عذابِ الٰہی ہے۔ اس سے ابرہہ بھی اور اُس کے خاص لوگ بھی بھاگے مگر چیچک کے سخت حملہ سے اس کے جسم کے چیتھڑے اڑ گئے اور اُسے گھر پہنچنا بھی نصیب نہ ہوا بلکہ یمن کے علاقہ میں صنعاء کے قریب جا کر مر گیا۔ (تفسیر کبیر جلد 10 سورۂ فیل ملخص)

یہ تھی اللہ تعالیٰ کی اپنے گھر کی حفاظت اور یہ تھی کس لیے؟ اُس شاہِ لولاک کے لیے جسے اللہ تعالیٰ اس گھر کی قیامت تک عزت قائم کرنے کے لیے عنقریب پیدا کرنا چاہتا تھا۔

حضرت آمنہ بھی اپنے خاندان کے ساتھ ان لوگوں میں شامل تھیں جو پہاڑوں پر چلا گیا تھا۔ اس واقعہ کے پانچ دن بعد اور بعض روایات کے مطابق 40 دن بعد سیدنا حضرت محمد ﷺ کی ولادت ہوئی۔ حضرت آمنہ نے آپؐ کی ولادت سے پہلے یہ خواب دیکھا کہ میرے بطن سے ایک نور نکلا ہے جس سے بُصرٰی کے محلّات جو شام کی سرزمین میں ہیں نظر آتے ہیں۔ اس خواب میں ان کو پیدا ہونے والے بچہ کا نام محمد بتا دیا گیا تھا۔

چنانچہ حضرت عبدالمطلب کو جب اپنے اس پوتے کی ولادت کا علم ہوا تو وہ اپنے پوتے کو اُٹھا کر بیت اللہ میں لے گئے اور اس کا نام ''محمد'' ہی تجویز کیا (ﷺ)۔ وہ نور مجسم جس کے لیے افلاک کی تخلیق کی گئی پیدا ہوا تو عرب دنیا میں عام الفیل کی وجہ سے توحیدِ باری پر پختہ یقین تھا اور اس واقعہ کا اثر ایک دہاکے تک رہا مگر اس کے باوجود بیت اللہ میں 365 بُت مسلسل پڑے ہوئے تھے۔ وہ بت شکن جس نے کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا تھا پیدا ہو چکا تھا اور اس کا نام محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب تھا۔ اس کے والد اور والدہ اس کے بچپن میں ہی وفات پا گئے۔ اور وہ یتیمی میں پروان چڑھنے لگا۔ والدین کی وفات کے بعد دادا اور پھر چچا ابوطالب کی کفالت میں آئے۔

اس دوران انہوں نے شام تک کا سفر اپنے چچا کے ساتھ کیا جس کے دوران ایک عیسائی راہب نے آنحضورؐ کے چچا کو نصیحت کی کہ اسے یہود سے بچا کر رکھنا کہیں وہ اس کو نقصان نہ پہنچائیں۔ چنانچہ حضرت ابوطالب نے حق ربوبیت ادا کیا اور خوب کیا۔ آنحضورؐ کی 25 سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے شادی ہوئی۔ وہ اس وقت 40 سال کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد سے نوازا اور آنحضرت ﷺ ابوالقاسم کی کنیت سے پہچانے جانے لگے۔ آنحضرتؐ محبت الٰہی کی منزلوں کو غارِ حرا کی تنہائی میں طے کرتے رہے۔ آخر وہ دن آیا جب ربِّ کائنات نے اپنے محبوب کے طور پر آپؐ کو چن لیا اور آپ کو اِقْـرَأْ...... کی وحی سے سرفراز کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ وحی کے دوران جبریل کے بار بار بھینچنے سے سخت گھبرائے اور اپنا نزول وحی کا سارا واقعہ اپنی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہؓ سے کہہ سنایا۔ انہوں نے اوّلاً خود آنحضرت ﷺ کی ڈھارس بندھائی اور کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا......آپ میں یہ یہ خوبیاں ہیں۔

(بخاری کتاب بدء الوحی)

بعدہٗ حضرت خدیجہؓ آنحضرتؐ کو اپنے چچازاد ورقہ بن نوفل جو ایک عیسائی راہب اور خدا رسیدہ انسان تھے کے پاس لے گئیں۔ انہوں نے سارا واقعہ سن کر کہا کہ بھتیجے یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا جب تیری قوم اٹھ کھڑی ہوگی اور تجھے تیرے شہر سے نکال دے گی۔ اس پر آنحضرتؐ نے تعجب سے کہا کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے۔ اس پر ورقہ بن نوفل نے کہا زیادہ متعجب ہونے کی ضرورت نہیں۔ جو بھی تمہاری طرح الٰہی وحی سے نوازا جاتا ہے اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتا ہے اس کے ساتھ اس کی قوم یہی سلوک کرتی ہے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ اپنی عمر کے چالیس سال گزار چکے تھے۔ پورے عرب میں صادق و امین کے لقب سے جانے جاتے تھے مگر جب آپؐ نے توحید باری تعالیٰ کا پرچار شروع کیا تو تمام ماحول جو پہلے ہی ظَهَرَ الْفَسَادُ کا آئینہ دار تھا مکدّر ہو گیا۔ آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر وہ دن آ گیا جس کا ورقہ بن نوفل نے اشارہ دیا یعنی ہجرت کا۔ ایسی ہجرت کا جو امت محمدیہ کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے والی تھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اذنِ الٰہی سے رات کی تاریکی میں مدینہ (یثرب) کی طرف ہجرت کا قصد فرمایا جہاں آپ کے جاں نثار پہلے سے موجود تھے۔ آپ مدینہ پہنچے تو آپ کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ مکہ والوں کو آپ کا عروج ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ آخر انہوں نے آپ کے ساتھیوں پر یہاں جنگ پر جنگ مسلط کی مگر اللہ تعالیٰ نے ہر آن آپ کو اپنی طرف سے فتح و نصرت سے نوازا۔ بالآخر وہ دن آ گیا جب (الفتح:2) کے وعدہ کے مطابق اپنے گھر سے توحید کا پرچار کرنے کے جرم میں اکیلے نکلنے والا نبی اپنے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور ہجرت کے نتیجہ میں آپ کو جو کامیابیاں نصیب ہوئیں وہ آپ کے جانی دشمنوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور آخر خود بھی اس ثمر باردار کے سایہ کے نیچے پناہ کے طالب ہوئے۔ اس رحمت مجسم نے ان کے گناہوں سے سرفِ نظر کر کے ان کو معاف کر دیا اور وہ کلمہ پڑھ کر محمد ﷺ کی غلامی میں آ گئے اور انہوں نے آپ کی غلامی میں آنے ہی میں اپنے لیے فخر سمجھا۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی اور آپؐ کے صحابہ کی بے پناہ قربانیوں، دعاؤں اور ہجرت الی اللہ کے طفیل آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہ کو نصیب ہوا۔

تحریک وقف نو۔ ایک عظیم الشان کارنامہ

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے لئے ایک تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3/اپریل 1987ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے سامنے ''وقف نو'' کے نام سے ایک تحریک رکھی کہ:

''مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے''

حضور کی خواہش تھی کہ آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا اور اس کے دین کی خاطر ابھی سے وقف کریں تا کہ واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کے لئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ دنیا بھر میں بلا استثناء جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا واقفین زندگی آنے چاہئیں۔

''پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں دعوت الی اللہ کے ذریعہ وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں''۔

تحریک وقف نو کا مقصد

حضور نے فرمایا:

''آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کر اس صدی میں داخل ہو رہی ہو چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔ اور اس وقف کی شدید ضرورت ہے آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے (۔) نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

(خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء)

''اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جب کہ غلبہ (۔) کی ایک صدی غلبہ (۔) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے، کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا''۔

جماعت کا والہانہ لبیک

10 فروری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلہ میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے میں نے وقف نو کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بارہ سو سے زائد ایسے بچوں کے متعلق اطلاع مل چکی ہے۔ جو وقف نو کی نیت کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے مانگے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی خیر و عافیت کے ساتھ ولادت کا سامان فرمایا''۔

نیز فرمایا:

''میری خواہش یہ تھی کہ کم سے کم پانچ ہزار بچے اگلی صدی کے واقفین نو کے طور پر ہم خدا کے حضور پیش کریں''

جماعت نے حضور انور کی اس خواہش پر بھرپور انداز میں لبیک کہتے ہوئے اپنے ہونے والے بچوں کو اس تحریک میں پیش کیا۔ چنانچہ بعض مخلصین نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کرنے پر اور بار بار درخواست کرنے پر حضور نے اس تحریک میں مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا۔ بعد میں حضور نے اس تحریک کو مستقل حیثیت دے دی لیکن ایک استثناء کے ساتھ کہ یہ صرف پیدائش سے قبل ہی وقف نو میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ گو کہ قبل ازیں پیدائش کے بعد بھی وقف نو میں شامل کیا جا سکتا تھا۔

چونکہ یہ تحریک واقفین زندگی سے متعلق تھی اس لئے ابتداء میں اسے وکالت دیوان تحریک جدید کے زیر اہتمام چلایا گیا لیکن بڑھتی ہوئی تعداد اور دیگر مختلف امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرنیشنل مجلس شوریٰ لندن 1991ء میں حضور انور نے محترم چوہدری محمد علی صاحب کو وقف نو تحریک کا انچارج بنا دیا۔ بعد ازاں 1992ء میں وکالت وقف نو کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور محترم چوہدری محمد علی صاحب ہی اس کے پہلے وکیل وقف نو مقرر ہوئے اور آجکل مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو کے عہدہ پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع خوشاب

محترم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ کا ذکر خیر

محترم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایسی شخصیت تھے کہ ان کے متعلق تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے بعض لوگوں کو خدا تعالیٰ تاریخ کے اہم نقوش تیار کرنے کیلئے فرائض منصبی عطا کرتا ہے جو دوسروں کے لئے مشعل راہ بن جاتے ہیں۔ جوئیہ صاحب بھی ایسے ہی چند لوگوں میں سے ایک مرد مجاہد تھے۔ آپ 14 جون 1942ء کو پیدا ہوئے آپ کا تعلق روڈہ ضلع خوشاب کے ایک متوسط زمیندار گھرانے سے تھا۔

آپ نے مڈل چک نمبر 26 ایم بی سے اور میٹرک مٹھ ٹوانہ سے 1962ء میں پاس کیا۔ آپ سات بہنوں کے ایک ہی بھائی تھے۔ آپ 1962ء میں محترم حافظ ابوذر صاحب مرحوم کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ اس سے قبل آپ کے نانا ملک اللہ دتہ صاحب مع اہل وعیال اور آپ کی والدہ ماجدہ اور چچا ملک جانن خان 1955ء سے احمدیت کے نور سے منور ہو چکے تھے۔ جوئیہ صاحب 1964ء میں فوج میں بطور کلرک بھرتی ہو گئے۔ مگر تقریباً پانچ سال بعد سروس چھوڑ دی۔ واپس آ کر روڈہ میں چنے کا کاروبار شروع کر دیا۔ مگر یہاں بھی ان کا دل مطمئن نہ ہوا۔ مزید پڑھنے کی ٹھانی۔ پرائیویٹ ایف اے کیا۔ پھر بی اے کیا۔ پھر لاہور لاء کالج میں داخلہ لے لیا اور بی۔ اے ایل ایل بی پاس کر لیا۔ 1979ء میں جوہر آباد عدالتوں میں وکالت شروع کر دی۔ 1980ء میں وصیت کی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل خوشاب مقرر ہوئے۔

1982ء میں جب خوشاب کو ضلع کا درجہ ملا تو امیر ضلع مقرر ہوئے۔ محترم جوئیہ صاحب نے جماعت کے نظام کو بہت اچھی طرح سے سمجھا اور جماعتی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ آپ کا آنا جانا حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے بہت تھا۔ آپ ان کی ضلعی مجلس عاملہ میں بطور ممبر عاملہ کے رکن بھی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی صحبت صالح کا جادو خوب سر چڑھ کر بولا۔ جوئیہ صاحب دیر سے قافلہ احمدیت میں شامل ہوئے اور تھوڑے سے عرصہ میں ہی بہتوں سے آگے نکل گئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی ثابت کر دیا کہ محکم ایمان کے بعد عمل پیہم کتنا ضروری ہے۔ آپ نے احمدیت کے پروانے کی طرح زندگی گزاری۔ آپ ہر میدان میں مرد آہن ثابت ہوئے۔ آپ کی شب و روز کی ایمان افروز خدمات کے تفصیلی تذکرے کے لئے یہ اوراق ناکافی ہیں۔ اکثر جب میری ملاقات ان کے چیمبر میں ہوتی تو کوئی نہ کوئی خواب سناتے جو جلد یا بدیر سچی ثابت ہوتی۔ آپ مطالعہ کے بہت شوقین تھے۔ دل کے سادہ اور صاف تھے۔ سچی بات کہنے میں بہت نڈر اور بہادر تھے۔

جب آپ امیر بنائے گئے تو اس وقت ضلع خوشاب میں چند مشہور جگہ جماعتیں موجود تھیں۔ آپ نے اپنے عزیزوں میں اور تعلق داروں میں مسلسل دعوت الی اللہ جاری رکھی اور کافی بیعتیں کروائیں اور اس طرح کئی جماعتوں کا وجود عمل میں آیا۔ اس طرح جماعتوں کی تعداد 25 تک پہنچ گئی۔ سارے شعبہ جات نئے جوش و جذبے کے ساتھ منظم کئے۔ ہر جماعت میں بیت الذکر تعمیر کروائی۔ ہر ماہ ضلع بھر کی جماعتوں کا دورہ آپ کا معمول تھا۔ سب احباب کو ملتے اور سب امور کا جائزہ لیتے۔ سب عہدیداروں کو بڑی نرمی سے جماعتی کام کو آگے بڑھانے کی تلقین کرتے۔ ماہانہ اجلاس اور مجلس عاملہ کی میٹنگ کی بار بار تلقین کرتے۔ مربیان و معلمین کی حسب ضرورت تقریریں کرواتے۔ جماعت میں قرآنی تعلیم اور عمومی تعلیم و تربیت کی طرف بڑی دلچسپی سے توجہ دیتے۔ ممبران مجلس عاملہ اور ضلع بھر کے صدران کا ماہانہ اجلاس جب ہوتا ہر جماعت کی شعبہ وار پراگرس کا بڑی باریکی سے تفصیلی جائزہ لیتے تھے۔

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اکثر ڈیرہ بھان امید علی ورک اور جماعت ہائے احمدیہ خوشاب کے سالانہ جلسے ڈیرہ بہلول پور پر منعقد ہوتے تھے۔ اس علاقے کی قریبی جماعتیں ڈیرہ احمد دین کھبہ، ڈیرہ شیر مست، گوٹھ جوئیہ احمد اور پیلووینس بھی شامل ہو جاتیں۔ ان جلسوں میں اکثر علمائے احمدیت کی علمی تقاریر سننے کا موقع ملتا۔ خصوصاً محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے تاریخی حوالوں سے مزین ومدلل اور سحر انگیز خطاب، محترم مولانا عبدالسمیع خانصاحب کا فضائل قرآن پر اور محترم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب کا سیرۃ النبیؐ پر دلکش طرز بیان، جن کی تعریف کرنے سے غیر از جماعت احباب بھی کبھی نہ رہ سکے۔ ان جلسوں کے موضوعات کا تذکرہ کافی دیر تک سارے علاقے میں رہتا۔ اسی طرح جب خاکسار کے چک 2 ٹی ڈی اے میں جلسہ سالانہ ہوتا تو جوئیہ صاحب خصوصی شفقت فرما کر خود تشریف لاتے۔ ہماری قریبی جماعتیں قائدآباد، 39 ڈی بی، 8 ۔ ایم بی مٹھہ ٹوانہ، اور 15 ۔ ایم بی شامل ہوتی تھیں۔ اس جلسے میں غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل ہوتے جس پر جوئیہ صاحب بہت خوش ہوتے اور جلسے کی کامیابی پر سب کو مبارکباد دیتے تھے۔

جوہر آباد کی عدالتوں میں اس وقت تقریباً ایک صد وکلاء میں سے صرف آپ ایک احمدی وکیل تھے آپ کا چیمبر بلاتمیز مذہب سب خلق خدا کیلئے گوشہ سکون تھا۔ سب کو نیک اور مفید مشورہ سے نوازتے۔ وکیل ہونے کے باوجود سب کو مقدمہ بازی سے گریز اور صلح جوئی کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ بندہ چونکہ نمبردار تھا مجھے بھی ایسے تنازعات سے پالا پڑتا رہا تھا۔ مجھے بھی ہر بار درگزری کی ترغیب دی۔ خاکسار خود کئی ایسے مقدمات اور تنازعات میں فریقین میں صلح کروانے کا عینی شاہد ہے۔ آپ ہمیشہ کذب گوئی سے اجتناب کرتے اور جھوٹے مقدمات ہرگز نہ لیتے تھے۔ اسی لئے آپ کی آمدنی اس پیشے سے ناکافی تھی اور گزارہ زرعی زمینوں پر ہی تھا۔ اسی بنا پر شرفاء اور عدلیہ کے جج صاحبان میں آپ کا ایک مقام تھا۔

جوئیہ صاحب کی پہلے رہائش جوہر آباد سے بیس میل دور خوشاب مظفر گڑھ روڈ پر اپنے رقبہ ڈیرہ جانن میں تھی۔ جہاں سے روزانہ جوئیہ صاحب جوہر آباد آتے جاتے تھے۔ جب بوجوہ یہ جگہ چھوڑنی پڑی تو اسی جگہ کے سامنے سڑک کے پار اپنی اور سب برادری کی مشترکہ زمین پر سب کے باہم مشورہ سے رہائشی مکانات بنائے اور اس جگہ کا نام گوٹھ جوئیہ احمدیہ رکھا۔ اس جگہ آپ نے ایک بڑی بیت الذکر بنوائی اور ایک خوبصورت مربی ہاؤس بھی تعمیر کروایا۔ یہ جگہ تربیتی اجتماعات کا مرکز ہوتی تھی۔

1985ء میں جب چند شر پسندوں نے کالج کے سٹوڈنٹ کو ساتھ لے کر ان کے چیمبر پر ہلہ بولا۔ اس کو گرا کر آگ لگا دی جبکہ اس میں سارے مقدمات کی فائلیں اور دینی کتب بھی موجود تھیں۔ اس دوران جوئیہ صاحب چیمبر میں رہنا چاہتے تھے بعض دوستوں کے اصرار پر وہ بادل نخواستہ چیمبر چھوڑنے پر راضی ہو گئے۔

اس کے بعد جب ان پر کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کا مقدمہ درج ہوا۔ تو پھر انہوں نے جو جرأت اور مردانگی کے جوہر دکھائے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔

اسی جرم میں آپ کو متعدد بار جیل جانا پڑا۔ جیل کا عملہ بھی آپ کے آنے پر پریشان ہو جاتا۔ کیونکہ شاہ پور سینٹرل جیل میں سرگودھا کے احمدی قیدی بھی تھے جو 1984ء کے آرڈیننس کے مقدمات کے تحت وہاں مقید تھے۔ سب احمدی بھائی اکٹھے ہو کر جب نمازیں باجماعت پڑھتے اور قرآن شریف کی بلند آواز سے صبح تلاوت کرتے تو اک سماں بندھ جاتا تو باقی قیدی ایسے نیک عمل پر حیران ہوتے اور بہت سے سوال کرتے۔ اس طرح وہاں بھی دعوت الی اللہ شروع ہو گئی۔ اور دو قیدی احمدی ہو گئے۔ بعد ازاں آپ کی سپریم کورٹ سے ضمانت ہو گئی۔ کافی عرصہ عدالتی کارروائی کے بعد آپ کو عدالت نے عمر قید اور سزائے موت سنادی۔ آپ پر نو مقدمات بنائے گئے۔

جولائی 2000ء میں آپ آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے بیٹے مکرم امان اللہ صاحب جوئیہ مقیم ہیں۔ وہاں بھی آپ کو بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ وسیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت آسٹریلیا اور قائد دعوت الی اللہ مجلس انصار اللہ، تادم وفات خدمت کی توفیق ملی۔ جہاں آپ ہر ہفتہ اتوار کو سٹال لگایا کرتے تھے۔ خاکسار کو بھی جوئیہ صاحب کے ساتھ تقریباً 15 سال مختلف اوقات میں بطور نائب امیر ونگران حلقہ، جنرل سیکرٹری ناظم مجلس انصار اللہ قاضی اور صدر جماعت چک نمبر 2 ٹی ڈی اے کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

آپ کی وفات سے ایک سال قبل 2/فروری 2007ء کو پاکستان میں آپ کی زوجہ محترمہ وفات پا گئیں۔ آپ نے بڑے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا۔ 27 مئی 2008ء کو آپ دوبارہ آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ 30 مئی کو سینے میں شدید درد کی وجہ سے آپ کے بڑے بیٹے نے ہسپتال میں داخل کروادیا۔ تشخیص کے بعد ڈاکٹروں نے سرطان بتایا۔ 14 جون کو آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ نے اپنی وفات کے متعلق قبل از وقت اپنے بیٹے کو بتا دیا تھا۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں 20 جون 2008ء کو بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعا کرائی۔ آپ کے پسماندگان میں سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ صرف دو چھوٹے بیٹے مکرم نعمت اللہ جوئیہ اور مکرم محمد شاہ جہاں جوئیہ غیر شادی شدہ ہیں۔ باقی سب شادی شدہ اور بچوں والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلائے اور موصوف کو غریق رحمت کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی کنول قیصر نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 13 ستمبر 2009ء کو بعد نماز عصر مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو تلاوت قرآن کے ساتھ اس کے نور سے منور کرے اور عمل کرنے کی بھی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری اسلام آباد اطلاع دیتے ہیں۔

میرے ایک عزیز روشان احمد خان ولد مکرم ملک مصلح الدین صاحب نے اس سال کیمبرج کے منعقدہ اولیول کے امتحان میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 As حاصل کئے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور اسے ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شہزاد احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری منور احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب R.C.I آف سرگودھا 14 ستمبر 2009ء کو حمید لطیف ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ بلڈ کینسر میں مبتلا تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بیت التوحید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں نماز فجر کے بعد مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی نے پڑھائی۔ ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری رشید محمود صاحب کاہلوں صدر حلقہ سبزہ زار لاہور نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص دیانتدار منکسر المزاج تھے۔ آپ حضرت سید عبدالغنی شریفی صاحب ساہیوال رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد اور حضرت میاں رحم دین صاحب ملیر کوٹلہ رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ نے سوگواران میں اپنی اہلیہ مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہمیں خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم امتیاز علی قریشی صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 جولائی 2009ء کو خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالحلیم صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء الوہاب نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت منشی فیاض علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم قریشی افتخار علی صاحب نائب صدر مجلس تحریک جدید کی نسل سے نیز مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد طارق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی ابن مکرم مولوی نواب دین صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو گزشتہ دنوں اچانک فالج کا حملہ ہوا بیس یوم فضل عمر ہسپتال میں قومہ کی حالت میں رہے اور 27/اگست 2009ء کو بعمر تقریباً 87 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 28/اگست کو بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ آپ کی تین بیٹیاں مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم لندن ، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم صادق ربوہ زوجہ مکرم حاجی نعیم احمد صاحب ٹھیکیدار اور مکرمہ امۃ الحی صاحبہ زوجہ مکرم شفیق احمد صاحب کراچی ہیں۔ سبھی بیٹیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم لطیف احمد صاحب بابت ترکہ مکرم رشید احمد صاحب)

مکرم لطیف احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رشید احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3/13 دارالیمن شرقی برقبہ 1 کنال میں سے 7.5 مرلے منتقل کردہ ہے لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم لطیف احمد صاحب (بیٹا)

2۔ مکرمہ شازیہ رشید صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرمہ فوزیہ رشید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہیضہ وجوہات، علامات، بچاؤ

یہ اس وبائی بیماری کا نام ہے جس میں بڑی بڑی الٹیاں آتی ہیں اور بغیر درد یا مروڑ کے بڑے بڑے سفید پچ جیسے یعنی ابلے چاولوں پر سے اتارے پانی جیسے دست آتے ہیں۔ پانی کی سخت کمی ہو جاتی ہے ٹانگوں اور پٹھوں میں شدید تشنج ہوتا ہے جیسے عرف عام میں ''کڑل پڑنا'' یا ''بل پڑنا'' کہتے ہیں۔ نقاہت سے آواز نکلنی بند ہو جاتی ہے۔ سخت کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ بہار اور گرمی کی بیماری ہے۔

وجوہات

یہ گندا پانی پینے اور گندی اشیاء کھانے سے ہو جاتا ہے۔ ان کھانوں میں گندگی کی وجہ سے ہیضہ کے جراثیم شامل ہو جاتے ہیں۔ اور خاص طور پر ایسے موقعوں پر وبائی صورت اختیار کرتا ہے جہاں لوگوں کے جمگھٹے لگے ہوں جلسوں میلوں وغیرہ پر یا جہاں بہت سے قیدی اکٹھے رکھے گئے ہوں۔ 1892ء میں ہمبرگ میں ہیضہ کی وبا پھیلی تھی۔ جو پانی کے آلودہ ہو جانے کی وجہ سے تھی۔ اگر کنویں کا پانی گندا ہو جائے تو گاؤں کے وہ لوگ ہیضہ کا شکار ہو جاتے ہیں جو اس کنویں سے پانی پیئیں۔

وہ اشیاء جن پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں وہ پھل جو ڈھک کر نہیں بیچے جاتے۔ وہ کھانے پینے کی اشیاء جو ننگی رہ گئی ہوں (بازاروں میں اور عام طور پر گھر میں) ان سب کے کھانے پینے سے بھی ہیضہ ہو جاتا ہے۔ ہیضہ یعنی کالرا کے جراثیم مریض کے سفید رنگ کے دستوں میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جن پر مکھیاں بیٹھ کر وہ جراثیم کھانے پینے کی اشیاء تک پہنچا دیتی ہیں دستوں میں سے یہ جراثیم ایک دو گھنٹوں تک ختم ہو جاتے ہیں یعنی جو دست شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد آئیں۔ ان میں وہ جراثیم نہیں ہوں گے۔ لیکن جن لوگوں کے جسم میں ہیضہ یعنی کالرا کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں ان کے فضلہ میں یہ جراثیم بیماری کے حملہ کرنے سے 2 سے 5 دن پہلے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں اور وہاں سے لوگوں تک مکھیوں کے ذریعہ پہنچ جاتے ہیں۔

علامات

تیز حملہ میں 24 گھنٹے پہلے دست آتے ہیں۔ معدہ میں درد اور ہلکی سی سردرد ہوتی ہے متلی کی کیفیت ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھار الٹی بھی آ جاتی ہے۔

علاج اور بچاؤ

مریض کی دیکھ بھال اور علاج ضروری ہے۔ اسے علیحدہ وارڈ میں رکھیں الٹی اور دست فوراً ضائع کر دئے جائیں تا کہ مکھیاں نہ بیٹھیں۔ اور چادر تکیہ غلاف وغیرہ جو مریض کے استعمال میں ہوں ان کو فوری طور پر پاک کیا جائے۔ پانی اور دودھ ہمیشہ ان ایام میں اچھی طرح ابال کر پیا جائے۔ بلکہ پانی تو Chlorination کر کے پیا جائے اور پانی کو گندگی سے بچایا جائے۔ کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھی جائیں اور اچھی طرح پکا کر کھائی جائیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ کسی اچھے سے Antiseptic ہینڈ لوشن سے دھو لینے چاہئیں۔ ٹھنڈا گوشت ، باسی مچھلی، سلاد اور گلا سڑا فروٹ نہ کھایا جائے۔ کھانے پینے کے برتن اچھی طرح دھو کر ابلتے پانی سے کھنگال لئے جائیں۔ یا پھر چولہے پر رکھ کر سکھا لئے جائیں۔ مکھیاں تلف کی جائیں۔ اور اپنے فرج، فریزر وغیرہ انتہائی صاف رکھے جائیں اور کالرا ویکسین کے ٹیکے لگوا لئے جائیں۔

☆......☆......☆

نادار مریضوں کی امداد

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کیلئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے بیشتر اس کے تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے اے میرے رب! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (المنافقون:11)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

خبریں

لوگر بل سیاسی حکومت کی بڑی کامیابی ہے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ این آر او میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر حکمران اتحاد کو شرمندگی اٹھانی پڑے، پارلیمانی روایات پر یقین رکھتے ہیں، کیری لوگر بل سیاسی حکومت کی ایک بڑی کامیابی ہے، اپوزیشن نے اس حوالے سے تحریک التوا پیش کی تو ایوان میں زیر بحث لایا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے قومی اسمبلی میں حکمران اتحاد کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے غیر ملکی طاقتیں ڈکٹیٹروں کی امداد کرتی تھیں اب پہلی مرتبہ ایک سیاسی حکومت کی سپورٹ کیلئے بھی بل منظور کیا گیا ہے جو ایک خوش آئند بات ہے۔

جمہوریت اور آئین کی بالادستی کیلئے الیکشن ضروری ہیں

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس میاں ثاقب نثار نے پنجاب میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے 4 حلقوں میں 7 نومبر کو ہونے والے ضمنی انتخابات رکوانے کے لئے پنجاب حکومت کی درخواست پر کارروائی مکمل کر کے فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ پنجاب حکومت نے عدالت کے روبرو صرف ایک آئینی نکتہ پر دباؤ ڈالا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ضمنی الیکشن کا شیڈیول جاری کرنے سے قبل امن وامان کی صورتحال کے حوالے سے حکومت سے مشورہ کرنا چاہئے تھا مگر الیکشن کمیشن نے اپنی آئینی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ دوران سماعت عدالت نے کہا کہ روایت اور قانون میں قانون بالا دست ہوتا ہے۔ دوران سماعت صرف آئین اور قانون کی بات کریں، سیاسی بات نہ کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ ملک میں جمہوریت اور آئین کی بالا دستی کیلئے الیکشن ضروری ہیں۔ عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا۔ توقع ہے کہ فیصلہ اسی ہفتے کے دوران سنایا جائے گا۔

سینٹ نے الیکشن کیلئے بی اے کی شرط ختم کرنے کی منظوری دیدی

سینٹ نے الیکشن قوانین میں ترامیم، بی اے کی شرط ختم کرنے، کپاس کو معیاری بنانے کیلئے ترمیمی بل کی متفقہ طور پر منظوری دیدی اور عوامی نمائندگی ایکٹ کا ترمیمی بل مؤخر کر دیا گیا۔

گندم کی قیمت 950 روپے فی من برقرار

وفاقی حکومت نے آئندہ سیزن کے دوران گندم کی خریداری قیمت 950 روپے فی من کو برقرار رکھتے ہوئے خریداری ہدف میں 10 لاکھ ٹن اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، پاسکو مڈل مین کی اجارہ داری کو ختم کرنے کے لئے کاشت کار سے براہ راست دھان کی خرید کی جائے گی، اری 6 کی مداخلتی قیمت 600 روپے، باسمتی 1250 روپے جبکہ باسمتی 385 ایک ہزار روپے فی من مقرر کر دی گئی ہے۔

صنعتی نمائش و آرائشی خیمہ جات

(زیر انتظام: مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 3 تا 6؍اکتوبر 2009ء بمقام گراؤنڈ عقب خلافت لائبریری آل ربوہ صنعتی نمائش و آرائشی خیمہ جات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ 3؍اکتوبر 2009ء کو نمائش کی افتتاحی تقریب نمائش گاہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے بعض اہم نصائح اور اجتماعی دعا کے ساتھ نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش تین دن کے لئے لگائی گئی تھی بارش کی وجہ سے ایک دن اور بڑھا دیا گیا۔

امسال نمائش کا موضوع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی مساعی اور خلافت خامسہ کے دور میں جماعت احمدیہ کی ترقیات تھا۔ احاطہ نمائش کی جنوبی جانب ربوہ کے 11 حلقہ جات کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے آرائشی خیمہ جات لگائے گئے۔ جن میں آئس لینڈ یعنی برفانی علاقے میں انسانوں اور جانوروں کی طرز زندگی۔ دنیا کے چند ایک عجائبات جیسے سی این ٹاور ٹورانٹو کینیڈا، تاج محل آگرہ، گولڈن گیٹ امریکہ اور سڈنی اوپرا ہاؤس وغیرہ شامل تھے۔

اسی طرح مناسک حج، سوات میں دوران آپریشن سکولوں کی تباہی کا منظر، موجودہ نمائش گاہ کا ماڈل، ربوہ کا سپورٹس کمپلیکس اور ربوہ کا نقشہ شامل ہیں۔ جانب مغرب مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کی طرف سے پانچ خیمہ جات لگائے گئے اور ان میں ریڈ انڈینز کا طرز زندگی، منگلا ڈیم و منگلا پاور پلانٹ نیز نہری نظام کی تفصیل، فوجی چھاؤنی اور فوجی ٹریننگ کیمپ کے نمونے پیش کئے گئے تھے۔

گراؤنڈ کے درمیان میں تین بڑے بڑے فلیکسز نصب کئے گئے تھے جن پر خلافت خامسہ کے دور میں ہونے والی بعض ترقیات کا ذکر مثلاً نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک، تراجم قرآن کریم، ایم ٹی اے 3 کا اضافہ علاوہ ازیں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوانحی کوائف پیش کئے گئے، اسی طرح خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال میں راہ مولیٰ میں جان کی قربانی پیش کرنے والوں کا مکمل تعارف، اسیران راہ مولیٰ کی تفصیل اور خلافت جوبلی کے سال میں شائع ہونے والی کتب کا تعارف اور خدام الاحمدیہ مقامی کی بعض شعبہ جات میں عمدہ مساعی کو بیان کیا گیا تھا۔

فوٹوگرافی اور خطاطی/کیلی گرافی کو اس نمائش میں پہلی بار شامل کیا گیا۔

گراؤنڈ کے شمال مشرقی جانب صنعتی اور فوڈ سٹالز لگائے گئے تھے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی طرف سے فری سٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں نمائش میں آنے والے احباب کا شوگر ٹیسٹ، ہیپاٹائٹس بی اور سی، ویٹ اور بلڈ گروپنگ کے فری ٹیسٹ اور رپورٹس دی گئیں۔ نمائش گاہ کو دیدہ زیب بنانے کے لئے مختلف پودوں سے سجایا گیا تھا۔

نمائش کی اختتامی تقریب مورخہ 6؍اکتوبر 2009ء کو شام 8 بجے نمائش گاہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمد اسلم شاد صاحب نے پہلے نمائش کا مکمل طور پر معائنہ کیا جس کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ کرامت اللہ صاحب نے چار روزہ نمائش کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے حلقہ جات اور خدام میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر نصائح کیں۔ دعا سے قبل مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے مکرم مہمان خصوصی، دیگر مہمانان اور تمام کارکنان و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ نمائش اختتام پذیر ہوئی۔ بعد از اختتام تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ربوہ کے تقریباً 9 ہزار کے قریب احباب و خواتین نے نمائش کو دیکھا اور لطف اندوز ہوئے۔

☆......☆......☆

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔اکتوبر

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:56
غروب آفتاب	6:47

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ
صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری
شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road
6212515
6215455
Railway Road
6214750
6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10